



## کیا تم رفاء کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ نہیں، تم اس وقت تک اس کے پاس نہیں جاسکتی، جب تک تم اس کا مزہ نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کے پاس رفاء القرظی کی بیوی آئی اور کہی: میں رفاء قرظی کے حرم میں تھی، اس نے مجھے طلاق دی اور طلاق بتی دی، اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے شادی کی لیکن ان کے پاس تو (شرم گا) اس کیڑے کی گانٹھ کی طرح ہے آپ مسکرائے اور فرمایا: کیا تم رفاء کے ہاں واپس جانا چاہتی ہو؟ ایسا نہیں ہو سکتا، جب تک تم اس (عبدالرحمن) کا مزہ نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تھے اور خالد بن سعید دروازے پر اپنے لیے اجازت ملنے کا انتظار کر رہے تھے تو انہوں نے (ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) کہا: ابوبکر! آپ سن رہے ہیں نا جو یہ زور زور سے رسول اللہ سے کہہ رہے ہیں؟

[صحیح] [متفق علیہ]

رفاء قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی آپ کے پاس اپنی حالت کی شکایت لے کر آئی اور کہی کہ میں رفاء کے حرم میں تھی اس نے مجھے آخری طلاق یعنی طلاق بتی دی، یہ ان کی تیسری طلاق تھی اس کے بعد انہوں نے عبدالرحمن بن زبیر سے شادی کی، لیکن وہ ان کا حق ادا نہیں کرسکتے تھے اس لیے کہ ان کا آلہ تناسل کمزور لٹکا ہوا تھا اور اس میں تناؤ نہیں تھا آپ ان کی اونچی آواز سے گفتگو کرنے اور ایک ایسے مسئلے کی صراحت کرنے پر مسکرائے، جسے بیان کرنے سے عام طور پر عورتیں شرماتی ہیں آپ ان کا ارادہ سمجھ گئے یعنی وہ اپنے پہلے شوہر رفاء کے پاس واپس جانا چاہتی تھیں ان کے خیال میں عبدالرحمن کے ساتھ نکاح کرنے سے یہ رفاء کے لئے حلال ہو چکی ہیں لیکن آپ نے ان کی بات کا انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ رفاء کے لیے حلال ہونے کے لیے دوسرے شوہر کے ساتھ جماع کرنا ضروری ہے آپ کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اور خالد بن سعید دروازے پر کھڑے اجازت ملنے کا انتظار کر رہے تھے خالد رضی اللہ عنہ نے اس عورت پر غصہ کا اظہار کرتے ہوئے، جو اس طرح کی گفتگو رسول اللہ کے پاس کر رہی تھی، ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آواز دی یہ اس لیے کہ ان کے دلوں میں آپ کا رعب اور جلال تھا اللہ ان سے راضی ہو اور انہیں اپنے سے راضی کرے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کے آداب کی رعایت اور اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/6089>